مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی

صحابہؓ کا مقام، خمینی اور اسلام کی نظر میں

ایک تقابلی مطالعہ

انقلاب ایران، اور اس کے قائد روح اللہ خمینی آج کل عالم اسلام کے لئے موضوع بحث بنے ہوئے ہیں۔ تجدد پسند طبقہ جس کا عام طور سے دینی مزاج غیر پختہ اور مذہبی معلومات خام اور ناقص ہیں۔ اس انقلاب کو اسلامی انقلاب اور خمینی کو وقت کا سب سے بڑا قائد اسلام سمجھتا ہے۔ اس کے برعکس علماء اسلام اور مذاہب عالم پر ناقدانہ نظر رکھنے والے اصحاب فکر و دانشور اس انقلاب کو ایک شیعی انقلاب سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ اور قائد انقلاب کو شیعی جماعت کا ایک عالم اور رہنما سمجھتے ہیں۔

ان دونوں نظریوں میں محاکمہ کر کے صحیح نتیجہ تک پہنچنے کی غرض سے اس مقالہ میں امام انقلاب خمینی کی کتابوں سے وہ اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں جن میں انہوں نے اس مقدس جماعت کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیا ہے جس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایران کا انقلاب شیعی ہے یا اسلامی اور امام خمینی ایک خاص جماعت اور گروہ کے عالم اور رہنما ہیں یا پورے عالم اسلام کے؟

صحابہ کرامؓ کے متعلق خمینی کے اقوال | حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق دور حاضر کے شیعی فقیہ عادل، قائد انقلاب نائب امام غائب امام روح اللہ خمینی کے ہفوات ملاحظہ کیجئے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھتے ہیں:۔

ا۔ ومعاویۃ تراس قومہ اربعین عاما و لکنہ لم یکسبہ لنفسہ سوی لعنۃ اللہ وعذاب الآخرۃ[1]

خمینی کی یہ جسارت قلم اس صحابی رسولؐ اور کاتب وحی کی شان میں ہے جس کے واسطے نبی کریمؐ نے یہ دعا فرمائی:

اللھم علم معاویۃ الکتاب والحساب وقہ العذاب[2]

---

[1] جہاد الاکبر صہ ۱۸ [2] الاستیعاب تحت الاصابہ ج ۳ صہ ۳۸۱

اے اللہ معاویہ رضؓ کو حساب و کتاب سکھا اور اس کو عذاب جہنم سے بچا۔

اور جس کے بارے میں خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے۔

ایہا الناس لا تکرھوا امارۃ معاویۃ فانکم لو فقدتموہ رأیتم الرؤس تندر عن کواھلہا کا نما الحنظل[1]

اے لوگو! معاویہ کی امارت کو ناپسند مت کرو۔ کیونکہ اگر تم نے انہیں گم کر دیا تو دیکھو گے کہ سر اپنے شانوں سے اس طرح کٹ کٹ کر گریں گے جس طرح حنظل کا پھل اپنے درخت سے ٹوٹ کر گرتا ہے۔

اپنی مشہور کتاب کشف الاسرار کی بحث امامت میں حضرت امیر معاویہ و عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے متعلق ان الفاظ میں اظہار خیال کرتے ہیں:-

۲- ما خدائے را پرستش می کنیم و می شناسیم کہ کارہایش براساس خرد پایدار و بخلاف گفتہ ہائے عقل ہیچ کار نکند نہ آں خدائے کہ بنائے مرتفع از خدا پرستی و عدالت و دینداری بنا کند و خود بخرابی آں بکوشد و یزید و معاویہ و عثمان و ازیں قبیل چپاولچی ہائے دیگر را بمردم امارت دہد[2]

ترجمہ۔ ہم اس خدا کی پرستش کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اس کے تمام کام عقل کی مضبوط بنیاد پر ہیں۔ اور خلاف عقل وہ کوئی کام نہیں کرتا۔ نہ کہ ایسے خدا کی جو خدا پرستی، انصاف اور دینداری کی بلند عمارت بنا کر خود اس عمارت کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔ اور یزید و معاویہ اور عثمان جیسے بد قماشوں کو حکومت سپرد کر دے۔

خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جن کے نکاح میں یکے بعد دیگرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آئیں جس کی بنا پر ذوالنورین کے لقب سے مشرف ہوئے اور جن کے بارے میں اللہ کے پاک رسولؐ نے غزوۂ تبوک کے موقعہ پر ان کی مالی نصرت سے خوش ہو کر فرمایا تھا ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم[3] عثمان آج کے بعد جو بھی کام کریں گے وہ ان کے لئے ضرر رساں نہیں ہوگا۔ اس عظیم و مغفور شخصیت کے بارے میں خمینی کی یہ تبرا بازی، ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے۔

کشف الاسرار میں ہی حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے متعلق یوں رقمطراز ہیں:-

۳- نیز اکنوں ما باشیخین کار نداریم و مخالفت ہائے آنہا با قرآن و بازیچہ قرار دادن احکام خدا و حلال و حرام کردن از پیش خود و ستمہائے کہ بفاطمہ دختر پیغمبرؐ و اولاد او جہل آں ہا بدستورات خدا و احکام دین الخ

---

[1] البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۱ مطبوعہ مصر [2] کشف الاسرار خمینی ص [3] مسند امام احمد بن حنبل

ترجمہ۔ نیز ابھی شیخین کے بارے میں کلام نہیں کر رہا ہوں۔ (ورنہ) ان کی قرآن کی مخالفت اور احکام خداوندی کے ساتھ ان کا کھلواڑ کرنا اور اپنی جانب سے حلال وحرام کرنا اور صاحبزادی رسولؐ فاطمہؓ اور ان کی اولاد پر ان کے مظالم دین کے احکام اور خدا کے آئین سے ان کی ناواقفیت (یہ ایسے امور ہیں جن کے ہوتے ہوئے کیا از روئے عقل وشرع کے انہیں اولوالامر میں شامل کرنا اور ان کی اطاعت کا اللہ کی جانب سے واجب ہونا کسی طرح سے صحیح ہو سکتا ہے۔

اسی کتاب میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ جب شیعی نظریہ کے مطابق مسئلہ امامت ارکان دین میں داخل ہے تو دوسرے ارکان کی طرح قرآن میں اس کا ذکر کیوں نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں امام کے نام کی صراحت کر دیتے تو امت میں اس مسئلہ میں نزاع نہ ہوتا۔ لکھتے ہیں:۔

۴۔ آنکہ فرضاً در قرآن اسم امام را ہم تعیین میکرد۔ از کجا کہ خلاف بین مسلمانہا واقع نمی شد۔ آنہا کہ سالہا در طمع ریاست خود را بدین پیغمبر چسپانده بودن و رستہ بندیہا می کردند ممکن نہ بود بگفتہ قرآن از کار خود دانجام می دادند بلکہ شاید دراین صورت خلاف بین مسلمانہائے طورے می شد کہ با نہدام اصل اسلام منتہی می شد۔ زیرا کہ ممکن بود آنہا کہ در برر و ریاست بودند چوں دیدند کہ باسم اسلام نمی شود بہ مقصود برسند بکلہ حزبے بر ضدم شام تشکیل می دادند[1]

ترجمہ۔ اگر بالفرض قرآن میں صراحتاً امام کا نام ذکر کر دیا جاتا تو اس سے یہ کیونکہ سمجھ لیا گیا کہ مسئلہ امامت میں مسلمانوں میں باہمی اختلاف واقع نہ ہوتا کیونکہ جن لوگوں نے ریاست کی طمع میں برسوں سے اپنے آپ کو دین پیغمبر سے چپکا رکھا تھا (اور انہی مقصد کے لئے) پارٹی بازی میں لگے تھے۔ ان سے ممکن ممکن نہیں تھا کہ قرآن کے فرمان پر اپنے منصوبے سے دست بردار ہو جاتے (بلکہ) ہر ممکن تدبیر کو کام میں لاکر اپنے مقصد کو حاصل کرتے۔ بلکہ قرآن میں امام کی تعیین کی صورت میں شاید مسلمانوں میں ایسا خطرناک اختلاف رونما ہو جاتا جو اسلام کی بنیاد کے انہدام ہی پر ختم ہوتا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جو لوگ حصول ریاست کے درپے تھے جب یہ دیکھتے کہ اسلام کے نام سے وہ مقصد تک نہیں پہنچ سکتے تو اعلانیہ اسلام کے خلاف پارٹی بنا لیتے۔

جو حضرات شیعہ مذہب سے ادنیٰ واقفیت رکھتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ مذہب شیعہ کے مسلمات میں سے یہ ہے کہ خلفائے ثلاثہ صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ اور عثمان غنیؓ محض ریاست وحکومت کے لالچ میں ظاہری طور پر اسلام میں داخل ہوئے تھے

---

[1] کشف الاسرار صہ ۱۱۳، ۱۱۴، بحوالہ آیات بینات صہ ۸۵

ورنہ باطن میں وہ (معاذاللہ) کافر ہی تھے۔ چنانچہ شیعوں کے علامہ باقر مجلسی اپنے رسالہ "رجعیہ" میں امام غائب کی جانب منسوب کر کے لکھتے ہیں:۔

"ایشاں از روئے گفتہ یہود بظاہر کلمتین گفتند از برائے طمع اینکہ شاید ولایتے وحکومتے حضرت بایشاں بدہد و در باطن کافر بودند"

ترجمہ۔ انہوں نے یہودی کے بتانے کے مطابق شہادتین کو زبان سے پڑھ لیا تھا اس لالچ میں کہ شاید آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکومت واقتدار انہیں دے دیں۔ اور باطن میں یہ کافر ہی تھے۔

"آنہا کہ سالہا در طمع ریاست خود را بدین پیغمبر چسپانده بودند" سے خمینی صاحب بھی یہی بات دہرا رہے ہیں چند سطروں کے بعد مزید لکھتے ہیں:۔

۵۔ آنہا کہ ممکن بود در صورتیکہ امام را در قرآن ثبت می کردند آنہاں کہ جز برائے دنیا وریاست با اسلام و قرآن سروکار نداشتند وقرآن را وسیلہ اجرائے نیابت فاسدہ خود کردہ بودند آں آیات را از قرآن بردارند وکتاب آسمانی را تحریف کنند[1]

ترجمہ۔ امام کا نام قرآن میں ذکر کر دینے کی صورت میں عین ممکن تھا کہ وہ لوگ جو دنیا اور اقتدار کے علاوہ اسلام وقرآن سے کوئی سروکار نہیں رکھتے اور قرآن کو اپنے اغراض فاسدہ کے حصول کا ذریعہ بنا رکھا تھا ان آیات کو (جن میں امام کا نام مذکور ہوتا) قرآن سے نکال دیتے اور کلام الٰہی میں تحریف کر دیتے

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

۶۔ فرضاکہ ہیچ یک ازیں امور نمی شد باز خلاف ازیں مسلمانہا بر نمی خواست زیرکہ ممکن بود آں حزب ریاست خواہ کہ از کار خود ممکن نہ بود دست بردارند فوراً یک حدیث پیغمبر اسلام نسبت دہند کہ نزدیک رحلت گفت امر شما با مشوری باشد۔ علی ابن ابی طالب را خدا ازیں منصب خلع کردہ[2]

ترجمہ۔ بالفرض اوپر مذکور امور میں سے اگر ایک بھی پیش نہ آتا جب بھی اس مسئلہ میں مسلمانوں کے باہمی نزاع کا تصفیہ نہ ہو پاتا کیونکہ یہ اقتدار پسند پارٹی جس کے لئے اپنے منصوبے سے دست بردار ہو جانا ممکن نہ تھا۔ فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کرتے ہوئے ایک حدیث گھڑ کر پیش کر دی کہ آنحضرت ؐ نے رحلت کے وقت فرمایا تھا کہ تمہاری امارت کا مسئلہ باہمی مشورہ سے طے ہوگا۔ علی ابن ابی طالب کو خدا نے منصب امارت سے معزول کر دیا ہے۔

---

[1] کشف الاسرار صہ۱۱۴ [2] ایضاً

اس کے بعد خمینی جی نے صدیقِ اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کا نام لے کر اپنے قلم کے تیر و نشتر کا ہدف بنایا ہے اور خوف آخرت سے بے نیاز ہو کر اپنے دل کی بھڑاس نکالی ہے۔ اور آخر میں حدیث قرطاس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت فاروقِ اعظمؓ کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"این کلام یاوہ کہ از اصل کفر و زندقہ ظاہر شدہ مخالفت است باآیاتے از قرآن کریم"

ترجمہ۔ یہ بیہودہ کلام جو کفر و زندقہ کی بنا پر ظاہر ہوا ہے آیات کلام الٰہی کے مخالف ہے۔

یہ ہے نائبِ امام الزماں روح اللہ خمینی اور ان کے پیش رو علمائے شیعہ کے اقوال کا نمونہ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چند گنتی کے علاوہ تمام صحابہ منافق، مرتد، کافر، زندیق، محرفِ قرآن، وضاعِ حدیث، احکام الٰہی کے ساتھ کھلواڑ کرنے والے، اپنی جانب سے حلّت و حرمت کا حکم لگانے والے، جگر گوشۂ رسولؐ فاطمۃ الزہرا اور ان کی اولاد پر ظلم و جور کے پہاڑ توڑنے والے تھے (نعوذ باللہ من ہذہ الھفواۃ)

خمینی کے نزدیک یہ ہے تصویر اس مقدس جماعت کی جس کی تعلیم و تربیت، تزکیہ و تطہیر براہِ راست رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ جو قرآن حکیم و حدیث شریف کی اولین راوی ہے اور جو رسولؐ اور اُمت کے درمیان پہلی کڑی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس جماعت کی یہ تصویر جو خمینی پیش کرتے ہیں۔ کیا اسے صحیح تسلیم کر لینے کے بعد قرآن و حدیث کی صحیح حقانیت اور سچائی قابلِ اعتماد رہ سکتی ہے؟ اسی لئے امام ابو زرعہ الرازی متوفی ۲۶۴ھ فرماتے ہیں:۔

اذا رایت الرجل ینتقص احداً من اصحاب الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم انہ زندیق لان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم عندنا حق، والقرآن حق، وانما ادی الینا ھذا القرآن و السنن اصحاب رسول اللہ وانما یریدون ان یجرحوا شہودنا لیبطلوا الکتاب والسنۃ و الجرح بھم اولیٰ وھم زنادقہ۔

جب تم کسی کو دیکھو کہ صحابہ کرامؓ میں سے کسی کی بھی تنقیص کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ زندیق ہے اس لئے کہ قرآن برحق ہے۔ رسول برحق ہیں اور قرآن و سنّت کو ہم تک پہنچانے والے یہی صحابہ ہیں تو جو لوگ صحابہ کو مجروح کرتے ہیں وہ قرآن و حدیث کو باطل ٹھہرانا چاہتے ہیں۔ لہٰذا خود انہیں مجروح کرنا زیادہ مناسب ہے اور یہ لوگ زندیق ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۶۰) بہت سے شرعی مفاسد پر مشتمل ہے جن میں بلا ضرورتِ شرعی، غیر شوہر کی منی کا بدن میں داخل کرنا اور اجانب کو بیٹ وغیرہ (جس کو عورت کہا جاتا ہے) برہنہ کرنا۔ اور معالجہ کے زیر پردہ زنا اور فحاشی کا دروازہ کھولنا۔ اور منی کا غیر شرعی طریقہ سے انزال کرنا قابلِ ذکر ہیں۔ وھو الموفق

(حضرت مولانا مفتی) محمد فرید عفی عنہ
شیخ الحدیث و صدر مفتی دارالعلوم حقانیہ